سوال

مجھے تقریبا دو برس قبل طلاق ہوئی اور میرے تین بچے بھی ہیں، بڑا بچہ انیس برس کا ہے اور دوسری بچی کی عمر سترہ برس ہے، اور تیسرا بچہ سولہ برس کا ہے، بہرحال اللہ کا شکر ہے بڑا بچہ اور بچی عقلی طور پر کمزور ہیں، میں نے اپنی زندگی ان کی خدمت کرتے ہوئے گزاری ہے اور اب تک کر رہی ہوں، ان بچوں کے لیے حکومت کی جانب سے مالی معاونت ملتی ہے جس کا معنی یہ ہے کہ الحمد للہ مالی طور پر انہیں کوئی مشکل نہیں   اب جبکہ مجھے طلاق ہو چکی ہے بچے اپنے باپ کے پاس رہتے ہیں اور مہینہ میں صرف دس دن میرے پاس آکر رہتے ہیں باقی ایام میں ان کے والد کے گھر جا کر ان کی دیکھ بھال کرتی ہوں جبکہ ان کا والد اپنے کام پر گیا ہوتا ہے، میرا سوال یہ ہے کہ: کیا مجھے ان کی پرورش اور انہیں گود لینے اور ان کی کفالت کا حق حاصل ہے، اور وہ مستقل طور پر میرے پاس ہی رہیں؟ اور اگر میں دوسری شادی کر لیتی ہوں تو پھر کیا حکم ہو گا، مجھے علم ہے کہ اگر ماں اور شادی کر لے تو پھر پرورش کا حق باپ کو مل جاتا ہے، لیکن یہ اپاہج ہیں اور صرف میں ہی ان کی اچھی طرح دیکھ بھال کر سکتی ہوں، کیا اس حالت میں مجھے حق حاصل ہے کہ وہ میرے پاس رہیں، اور کیا میرے لیے ان کے کچھ مال میں تصرف کا حق حاصل ہے؟

جواب

ہمہ قسم کی حمد اللہ تعالی کے لیے، اور دورود وسلام ہوں اللہ کے رسول پر، بعد ازاں:

اول:

حضانہ یا پرورش کا مقصود بچے کی دیکھ بھال اور اس کی مصلحت کو پورا کرنا ہے

اور محضون: وہ شخص ہوتا ہے جو اپنے امور کی خود دیکھ بھال نہ کر سکتا ہو اور امتیاز نہ ہونے کی وجہ سے اذیت و تکلیف سے اپنے آپ کو نہ بچا سکے مثلا بچہ یا عمر رسیدہ شخص یا مجنون پاگل اور عقلی طور پر کمزور شخص

الموسوعۃ الفقھیۃ میں درج ہے:

فقہاء کا اتفاق ہے کہ چھوٹے بچے کی حق میں پرورش ثابت ہے، اور جمہور فقہاء احناف، شافعیہ، اور حنابلہ کے ہاں اور مالکیہ کے ایک قول کے مطابق پاگل و مجنون اور کم عقل کے لیے بھی یہی حکم ہے" انتہی

دیکھیں: الموسوعۃ الفقھیۃ (301/17).

اور الحجاوی رحمہ اللہ کہتے ہیں:

پرورش کے متعلق باب:

"چھوٹے بچے اور پاگل و مجنون اور ذہنی طور پر ماؤف کی حفاظت کے لیے پرورش کا حق واجب ہے" انتہی

دیکھیں: زاد المستقنع (206).

اور ماں کو اپنے چھوٹے بچے اور پاگل کی پرورش کرنے کا حق باپ سے زیادہ ہے

المرداوی رحمہ اللہ کہتے ہیں :

بغیر کسی نزاع واختلاف کے بچے اور مجنون کی پرورش کی ماں زیادہ حقدار ہے " انتہی

دیکھیں : الانصاف (416/9).

اور ابن قدامہ رحمہ اللہ کہتے ہیں :

" بچے کو اختیار دیا جائیگا (یعنی بچہ جب سات برس کا ہو جائے تو اسے والدین میں سے کسی ایک کو اختیار کرنے کا حق دیا جائیگا) اس میں دو شرط :

پہلی شرط : دونوں ہی پرورش کرنے والوں میں شامل ہوتے ہوں، اور اگر ان میں کوئی ایک پرورش کرنے کی اہلیت نہیں رکھتا مثلا معدوم کی طرح تو دوسرے کو متعین کیا جائیگا

دوسری شرط :

بچہ مجنون و پاگل نہ ہو، اور اگر وہ مجنون و اپاہج ہے تو ماں کے پاس ہوگا او بچے کو اختیار نہیں دیا جائیگا؛ کیونکہ مجنون اور اپاہج چھوٹے بچے کی طرح ہی ہے چاہے وہ بڑا ہی ہو اس لیے مجنون کی بلوغت کے بعد بھی کفالت و پرورش کی حقدار اس کی ماں ہی ہے

اور اگر بچے کو اختیار دیا جائے اور وہ اپنے والد کو اختیار کر لے اور پھر اس کی عقل جاتی رہے تو بچہ ماں کی طرف واپس کر دیا جائیگا، اور اس کا اختیار باطل ہو جائیگا؛ کیونکہ اسے اختیار اس وقت دیا گیا تھا جب وہ اپنے آپ کو سنبھال سکتا تھا، لیکن جب وہ اپنے آپ کو نہیں سنبھال سکتا اور امور کو کنٹرول نہیں کر سکتا تو ماں زیادہ حقدار ہے؛ کیونکہ ماں اس کے لیے زیادہ شفقت کرنے والی ہے، اور اس کی زیادہ دیکھ بھال کر سکتی ہے جس طرح وہ بچپن میں کرتی رہی ہے " انتہی

دیکھیں : المغنی ابن قدامہ (192/8).

اس بنا پر آپ اپنے خاوند سے عقلی طور پر مریض بچوں کی پرورش کا اس وقت تک زیادہ حق رکھتی ہیں جب تک شادی نہ کر لیں، لیکن جب آپ شادی کر لیں تو پھر باپ اپنے بچوں کی پرورش کا زیادہ حقدار ہے

ابن قدامہ رحمہ اللہ کہتے ہیں :

" جب ماں شادی کر لے تو اس کی پرورش کا حق ساقط ہو جاتا ہے، ابن منذر رحمہ اللہ کہتے ہیں : میں نے جن اہل علم سے علم حاصل کیا ہے ان سب کا اس پر اجماع ہے کیونکہ رسول کریم صلی نے ایک عورت کو فرمایا :

" تم اس کی زیادہ حقدار ہو جب تک نکاح نہ کر لو "

اور اس لیے کہ جب عورت شادی کر لیتی ہے تو پھر وہ پرورش کی بجائے خاوند کے حقوق پورے کرنے میں مشغول ہو جاتی ہے " انتہی

دیکھیں : المغنی ابن قدامہ (194/8).

جب شادی کرنے سے ماں کا حق پرورش ساقط ہو جاتا ہے تو پھر یہ اس کو منتقل ہوگا جو ماں کے بعد ہے، اور ماں کے بعد کون زیادہ حقدار ہوگا اس کی تعیین میں فقہاء کا اختلاف پایا جاتا

ہے، لیکن صحیح یہی ہے کہ ماں کے بعد باپ اپنے بچوں کی پرورش کا زیادہ حقدار ہے، شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمہ اللہ نے بھی اسے اختیار کیا ہے اور شیخ ابن عثیمین رحمہ اللہ نے اسے ہی راجح قرار دیا ہے

دیکھیں: الشرح الممتع (535/13).

اس سب کچھ سے قبل پرورش کے مقاصد کا خیال کرنا چاہیے اور وہ یہ کہ جس کی پرورش کی جارہی ہے اس کے امور کو سرانجام دیا جائے اور اس کی حفاظت کی جائے اور اس کی دیکھ بھال کی جائے اور خیال رکھا جائے، اور اگر باپ اپنی اولاد کو ضائع کرنے کا باعث بنے اور اولاد کا اپنی ماں کے ساتھ رہنا زیادہ بہتر اور اچھا ہو تو وہ اپنی ماں کے ساتھ رہیں گے

لیکن اس سلسلہ میں فیصلہ شرعی قاضی کریگا، اور جب آپ کے ملک میں شرعی عدالتیں نہیں تو آپ کے سامنے ایک ہی حل رہ جاتا ہے کہ آپ بچوں کے باپ کے ساتھ اس پر اتفاق کرلیں، یا پھر آپ اپنے شہر کے اسلامک سینٹر میں معاملہ پیش کریں جو اس مسئلہ کو حل کرنے کی کوشش کریں

دوم:

رہا یہ کہ آپ کے لیے بچوں کو ملنے والی رقم اور مال میں تصرف کرنے کا حق ہے یا نہیں تو اس سلسہ میں گزارش ہے کہ اگر آپ محتاج وضرورتمند ہیں تو اس میں کوئی حرج نہیں لیکن اگر آپ کو اپنا مال کافی ہے اور بچوں کے مال کی آپ کو ضرورت نہیں، تو بہتر یہی ہے کہ آپ ان کا مال استعمال کرنے سے اجتناب کریں

کیونکہ اللہ سبحانہ وتعالی نے یتیم کے ولی کے لیے یتیم کا مال کھانے کے متعلق فرمایا ہے:

اور جو کوئی مالدار ہو تو وہ اس سے بچے، اور جو کوئی فقیر ومحتاج ہے تو وہ دستور کے مطابق واجبی طور پر کھائے النساء (6).

اور اس لیے کہ جب آپ فقیر ومحتاج ہوں تو آپ کا خرچہ ان کے مال میں ان پر واجب ہوتا ہے

اللہ تعالی سے دعا ہے کہ وہ آپ کے خیر وبھلائی میں آسانی پیدا فرمائے

واللہ اعلم.

الاسلام سوال وجواب

128654